السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ اہل حدیث حضرات حنفی بھائیوں کے جنازہ میں شریک نہیں ہوتے ،اس کی کیا وجہ ہے ؟ حالانکہ مسلمان کے جنازہ میں شریک ہونے کا حکم ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ایک انسان کا مال اور خون دوسروں کے لیے حرام ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا کہ ’’کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد جب نماز پڑھے ، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارے ذبح کو کھالے ایسا شخص مسلمان ہے اس کے وہی حقوق ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اور اس کے ذمہ وہی فرائض ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں ۔‘‘ [صحیح بخاری ، حدیث نمبر : ۳۹۳]

مسلمان کی مذکورہ تعریف ایک مرفوع حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے ۔ [صحیح بخاری ، حدیث نمبر : ۳۹۱]

حدیث میں ہے کہ ’’ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کی جائے ۔‘‘ (صحیح مسلم ،السلام : ۲۶۶۲)

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ مسلمان ، خواہ معروف ہو یا غیر معروف اس کے جنازہ میں شرکت کرنا ضروری ہے ۔ اہل حدیث حضرات احناف کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں ، نہ معلوم وہ کون سے اہل حدیث ہیں جن کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ احناف کے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے ، الحمد اللہ اہل حدیث اس قدر تنگ نظر نہیں ہوتا کہ وہ دوسروں کی غمی خوشی میں شریک نہ ہو، اس بنا پر میں ان کے متعلق بدگمانی نہیں رکھتا ۔ تاہم شہادتین اور ادائیگی اور ان کا اقرار واعتراف اسلام میں داخل ہونے کا مرکزی دروازہ ہے ، اگر ان کا انکار کرتے ہوئے اس دروازے سے باہر نکل جائے تو وہ ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے اور نہ ہی ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے کی ضرورت ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:431